سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۰ اگست بوقت پونے آٹھ بجے صبح

کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ البتہ رات کچھ بے چینی رہی اور دوائی سے نیند آئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہے۔

احباب التزام کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل صحت کیلئے دعائیں جاری رکھیں ؛

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۹ اگست (بذریعہ فون) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو تا حال ٹانگوں میں کمزوری ہے اور گھبراہٹ اور بے چینی بھی بدستور چل رہی ہے ٹمپریچر ۱۰۰ ہے۔ ڈاکٹروں نے خون ٹیسٹ کرنے کے لئے لیا ہے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ کا موسم ۔ ربوہ ۲۰ اگست۔ یہاں عرصہ سے بارش نہیں ہوئی بادل آتے ہیں لیکن برسے بغیر گزر جاتے ہیں چنانچہ گزشتہ رات سے پھر ابر چھایا ہوا ہے لیکن بارش نہیں ہوئی

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی کا ایک بڑا ذریعہ مالی قربانی ہے

حقیقی نیکی یہی ہے کہ انسان عزیز ترین چیز کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے

"ایک دفعہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روپیہ کی ضرورت بتلائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر کا کل اثاث البیت لے کر حاضر ہوگئے۔ آپ نے پوچھا ابوبکرؓ! گھر میں کیا چھوڑ آئے تو جواب میں کہا اللہ اور رسولؐ کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف لے آئے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عمر گھر میں کیا چھوڑ آئے تو جواب دیا کہ نصف۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر کے فعلوں میں جو فرق ہے وہی ان کے مراتب میں فرق ہے۔

دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون۔ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے۔ کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔" (الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء)

مبارک تحریک دعا چالیس دن جاری رہے گی

از یکم اگست تا ۹ ستمبر ۱۹۶۳ء

— محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ —

غلبۂ اسلام کے لئے خاص دعاؤں اور کم از کم تین صد بار روزانہ درود پڑھنے اور نماز تہجد ادا کرنے کی جو تحریک پچھلے دنوں ہر ایک ماہ یعنی یکم اگست سے ۳۱ اگست تک کے لئے کی گئی تھی اس کے تعلق میں بہت سے دوستوں نے یہ مشورہ دیا ہے کہ اس تحریک کو یکم اگست سے ۹ ستمبر تک چالیس دن جاری رکھا جائے۔ احباب کے مشورہ کے احترام میں میں اس نوٹ کے ذریعہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ اب انشاء اللہ تہجد، دعاؤں اور درود کا یہ سلسلہ چالیس دن تک جاری رہے گا۔

امید ہے کہ دوست ان ایام میں خاص توجہ اور انہماک اور گریہ و زاری کے ساتھ دعاؤں میں مشغول رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔ جلد تر غلبۂ اسلام کے ایام ہمیں دکھائے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحتِ عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے آمین

مرزا ناصر احمد صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

کوئٹہ اور قلات ڈویژن کے انصار اللہ کا تربیتی اجتماع

مورخہ ۲۳، ۲۴ اگست ۱۹۶۳ء کو کوئٹہ میں انصار اللہ کا تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد مرکزی نمائندہ کے طور پر شرکت فرمائیں گے۔ کوئٹہ اور قلات ڈویژن کے جملہ انصار اللہ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں شریک ہو کر مستفیض ہوں ؛

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اصلاح اور اُمید کا ایک پیغام ہے

اس پیغام کی حامل جماعت کو ہمیشہ امید اور اصلاح کے جذبہ سے سرشار رہنا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ر جنوری سنہ ۱۹۳۶ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

دنیا میں ہر ایک وہ شخص جو خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام پا کر کھڑا ہوتا ہے اس کا کوئی نہ کوئی خاص مقصد اور کوئی نہ کوئی خاص مشن ہوتا ہے۔ دنیا میں اکثر سچائیاں ابتدائے آفرینش سے ہی بنی نوع انسان پر ظاہر کر دی گئی تھیں لیکن باوجود اس کے کہ صداقتیں ابتدا سے ہی ظاہر کی گئی تھیں۔ انسانی طبیعت چونکہ ایسی واقعہ ہوئی ہے کہ بغیر خاص طور پر کسی امر کے متعلق زور دینے کے اس کی طرف توجہ نہیں کرتی۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے زمانہ کے حالات اور ضروریات کو مدنظر رکھ کر ہر نبی اور مامور کے ذریعہ خاص خاص باتوں پر زور دیا ہے۔

اس وقت مجھے اس بات کے پیچھے پڑنے کی ضرورت نہیں کہ پچھلے انبیاء کیا کیا مشن لائے۔ وہ

مشہور انبیاء

جن کے سپرد خاص خاص کام ہوئے ان کے مشن دنیا پر ظاہر ہیں۔ آج میں اس امر کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا کے لئے کیا خاص مقصد اور مشن لے کر آئے تھے۔ اس سے میری غرض یہ نہیں ہے کہ میں اس وقت وہ تعلیمات بیان کروں جو پہلے انبیاء دیتے آئے اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دی ہے بلکہ یہ غرض ہے کہ ہر نبی جو اپنے زمانہ میں بنی نوع کے اندر خاص خیال پیدا کرتا رہا ہے اور تمام انبیاء اپنے زمانہ کے لوگوں کی حالت دیکھ کر کوئی خاص خیال ان کے اندر جاگزیں کرنا چاہتے تھے ایسا ہی حضرت مسیح موعود نے کونسا خاص خیال دنیا میں پیدا کرنا چاہا ہے۔

پھر میری غرض اس سے یہ بھی نہیں ہے کہ میں ان بدیوں یا ان نیکیوں کو بیان کروں جن کو دور کرنے یا جن کو پیدا کرنے کے لئے انبیاء آتے رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے زمانہ میں ان بدیوں کو چھوڑنے اور نیکیوں کے کرنے پر زور دیا ہے مثلاً عقائد میں

توحید الٰہی

ہے۔ ہر نبی نے اس پر زور دیا ہے لیکن انسان کی دماغی ترقی کے ساتھ ساتھ توحید کا بیان بھی زیادہ واضح اور زیادہ بیّن ہوتا گیا ہے جیسا کہ پہلے نبیوں نے اسے بیان کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بیان کیا ہے مگر آپ نے ایسے رنگ میں اور اس وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ دوسری امتوں کے انبیاء نے اس طرح بیان نہیں کیا۔ چنانچہ پچھلے دنوں میں نے اس کے متعلق اپنے بعض خطبات میں کچھ روشنی ڈالی تھی۔ اسی طرح نیکیوں میں سے

خدا تعالیٰ کی محبّت

ایسی نیکی ہے کہ سب انبیاء اس پر زور دیتے آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس پر زور دیا ہے اور اس زمانہ کی خاص بدیوں میں سے ایک بدی دنیا کو دین پر مقدم کرنا ہے۔ اس کے خلاف حضرت مسیح موعودؑ نے بہت زور لگایا ہے۔ میری مراد اس قسم کے عقائد یا اعمال کے متعلق آپ کی کوششوں کا ذکر کرنا نہیں بلکہ میری مراد دماغی تغیر یعنی دماغ میں ایسا خیال پیدا کرنا ہے جس کے ماتحت دنیا کے سارے اعمال آجاتے ہیں۔ پس اس وقت میری مراد خاص اعمال سے نہیں۔ خاص اعتقادات سے نہیں بلکہ روح عمل اور عقائد کی روح سے ہے۔

اس بات کے لئے جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کو دیکھتے ہیں تو ہمیں دو باتیں نظر آتی ہیں جن پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص طور پر زور دیا ہے اور جن پر اس رنگ میں روشنی ڈالی ہے۔ جس رنگ میں آپ سے پہلے نہیں ڈالی گئی۔ ان میں سے ایک تو امید کا پیغام ہے۔ مختلف زمانوں میں مختلف حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے انبیاء نے خیالات کی رو پیدا کرنے کی کوشش کی ہے مگر یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہی مقدر تھی کہ آپ نے دنیا میں امید کی رو پیدا کرنی چاہی۔

امید سے میری مراد

وہ طرب اور خوشی نہیں کہ انسان اس حالت کے ماتحت ہر قسم کے افکار سے بچ جاتا ہے پھر امید سے میری مراد آرزو بھی نہیں۔ انسان اس کے اثر کے نیچے اعمال میں کمزور ہو جاتا ہے پھر امید سے میری مراد محض التجا اور دعا بھی نہیں۔ کہ التجا اور دعا محض بے کسی اور بے لبی پر دلالت کرتی ہے بلکہ امید سے مراد ان باریک در باریک قوتوں۔ ان نہاں در نہاں طاقتوں اور ان مخفی در مخفی مقدرتوں پر اطلاع پانا ہے جو انسان کے اندر اس لئے پیدا کی گئی ہے کہ وہ اس مقصد وحید کو پالے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہو جائے۔ اور امید سے میری مراد یہ ہے کہ انسان نہایت ہی زبردست طاقتوں بہت وسیع قوتوں اور بے انتہا مقدرتوں کو لیکر پیدا ہوا ہے اور امید سے میری مراد یہ ہے کہ اس کے محدود جسم میں غیر محدود طاقت مخفی ہے اور امید سے میری مراد یہ ہے کہ جو مقصد وحید انسان کے سامنے ہے اس کے حصول کے لئے گوناگوں اور رنگا رنگ کی قابلیتیں اس میں پیدا کی گئی ہیں۔ یہ خیال ہے جو پہلے کسی نبی نے اس زور اس قوت اور اس وضاحت کیساتھ دنیا میں پیش نہیں کیا جس زور۔ وضاحت اور قوت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا ہے۔

پہلے انبیاء کے وقت

کئی قسم کے خوف دلائے گئے۔ امیدیں دلائی گئیں۔ مردہ دلوں کو زندہ کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ وہم میں پڑے ہوئے لوگوں کو حقیقت کی طرف لانے کی کوشش کی گئی۔ سستوں اور غافلوں کو ہشیار اور چست بنانے کی تدبیریں کی گئیں۔ اپنی تیزی طبع سے دوسروں کے جذبات کو پامال کرنے والوں کو پیچھے کھینچا گیا مگر امید کا یہ پہلو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا۔ کسی نے پیش نہیں کیا۔

پھر دوسری تعلیم جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے نئے رنگ میں پیش کیا۔ اور جسے آپ نے اپنی ہر تحریر اور بات کا مغز بنا لیا وہ اصلاح ہے۔ آپ نے اس امر کو پیش کیا ہے کہ دنیا کی کوئی چیز اصل مقصود نہیں۔ سب اعمال پوست اور چھلکا ہیں۔ ایک قسم کی پوشش اور لباس ہیں۔ ان تمام پوششوں اور چھلکوں کے درمیان ایک اور مغز ہے اور ان تمام لباسوں کے نیچے ایک اور جسم ہے اور وہ روح نتیجہ ہے جو اعمال کا پیدا ہوتا ہے۔ اگر کسی اچھے سے اچھے اور خوبصورت سے خوبصورت کام کے نتیجہ میں بدی اور بدکاری فساد اور جھگڑا پیدا ہوتا ہے تو وہ عمل اچھا نہیں کیونکہ جس چیز کا روحانی نتیجہ اچھا نہیں نکلتا وہ اپنی ذات میں اچھی نہیں۔ اسی وجہ سے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس امر کو پیش کیا ہے کہ ہمارے

تمام اعمال میں اصلاح

مدنظر ہونی چاہیئے۔ لیکن اس اصلاح سے مراد وہ سطحی اصلاح نہیں۔ جیسے کسی شاعر نے یہ کہہ دیا ہے۔

دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز

کہ مصلحت کے تحت جھوٹ بولنا اچھا ہے فتنہ پیدا کرنے والی سچائی سے۔ یہ محض شاعرانہ خیال اور سطحی نظر سے دیکھنے کا نتیجہ ہے جس میں صرف اس بات کو دیکھا گیا ہے کہ ہمارے عمل کا عاجل نتیجہ بھی نکلا کرتا ہے۔ اور یہ نہیں دیکھا گیا کہ بعد میں آنے والا بھی اثر ہوتا ہے۔ جو ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ اس خیال کے لوگوں نے اس بات پر تو غور کیا ہے کہ

بعض دفعہ سچائی

سے فوری طور پر کوئی فتنہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جھوٹ سے امن قائم ہو جاتا ہے۔ مگر یہ نہیں دیکھا کہ دنیا کے ہزاروں ہزار لوگ بلکہ دنیا کے تمام لوگ نیتوں کو نہیں دیکھتے نتیجوں کو دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ان میں کسی کی نیت پڑھنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ بچے اور دوسرے لوگ جب کسی کو جھوٹ بولتے دیکھیں گے۔ تو انہیں یہ نہیں نظر آئے گا کہ جھوٹ بولنے والے کی نیت کیا ہے۔ بلکہ وہ یہی دیکھیں گے کہ فلاں آدمی جس پر انہیں اعتماد اور بھروسہ ہے۔ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جھوٹ پھیل جائے گا۔ اور اس طرح

اخلاقی ملکی اور قومی تباہی

آجائے گی۔ اس میں شبہ نہیں کہ بعض دفعہ سچ بولنے سے فساد پیدا ہو جاتا ہے اور جھوٹ بولنے سے فساد دب جاتا ہے۔ مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ آخر کار اس سے دنیا کا امن برباد ہو جاتا ہے یہ خیال کرنے والوں نے اس بات کو نہیں سوچا۔ اور نہ یہ سوچا ہے کہ راستی کے یہ معنے نہیں کہ جو بات جسے معلوم ہو اسے ضرور بیان کرتا پھرے۔ راستی اور جھوٹ کے درمیان ایک اور درجہ بھی ہے اور وہ خموشی ہے۔ بے شک جھوٹ بُرا ہے اور بے شک سچائی کبھی

فساد کا باعث

بھی ہو جاتی ہے۔ مگر ایک شخص کیوں سچ یا جھوٹ بولے۔ جب اس کے لئے یہ راستہ کھلا ہے کہ خموش رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مراد اصلاح سے یہ نہ تھی کہ انسان بظاہر فتنہ پیدا کرنے والے امور سے بچ جائے کیونکہ بہت دفعہ ایسا واقعہ ہوتا ہے کہ بعض امور فوری طور پر فتنہ کا موجب ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقی نتیجہ الکا بہت اعلیٰ نکلتا ہے۔ اس لئے اصلاح سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تھی کہ انسان کو سب باتوں پر وسیع نظر ڈالکر اور تمام اثرات کو دیکھ کر جو کسی کام سے پیدا ہو سکتے ہیں خواہ وہ جسمانی ہوں یا روحانی۔ دینی ہوں یا دنیوی۔ مخلوق سے تعلق رکھتے ہوں یا خالق سے ان کا موازنہ کرنا چاہیئے۔ اور پھر جس کام کے نتیجہ میں انجام کار بہتری ہو۔ وہ اختیار کرنا چاہیئے

یہ دو پیغام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے دیئے ہیں۔ کہ اگر دنیا ان پیغاموں کی طرف توجہ کرے۔ تو آج تمام تکالیف دور ہو سکتی ہیں۔ دنیا کی ظلمت کافور ہو سکتی ہے نور کی شعاعیں دنیا کے نہایت تاریک گوشوں تک پہونچ سکتی ہیں۔

ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ زمانہ

امید اور اصلاح کا زمانہ

ہے اور اس زمانہ میں مایوسی کا سر کچلا گیا کیونکہ مایوسی شیطان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے پیشگوئی ہے کہ وہ شیطان کا سر کچلے گا۔ اور شیطان کو عربی میں ابلیس کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں مایوس ہونے والا گویا اس کا مطلب یہ ہے کہ مایوسی کو کچل دیا جائے گا۔ ورنہ یہ معنی نہیں کہ وہ چیز جسے خدا نے پیدا کیا۔ اور جو قیامت تک رہے گی اسے حضرت مسیح موعود کچل دیں گے۔ ابلیس اس لئے پیدا کیا گیا کہ انسان کو ہوشیار کرے۔ اور ملائکہ کے مقابلہ میں نیکی سے روکے اب اگر وہ ابلیس کچلا جائے گا۔ تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ ملائکہ بھی مارے جائیں گے۔ مگر ملائکہ چونکہ مارے نہیں جائیں گے۔ بلکہ قیامت تک رہیں گے۔ اور قیامت کے بعد کے متعلق بھی ہمیں علم نہیں۔ اس لئے اگر انسان نے خدا تعالیٰ تک پہنچنا ہے تو

ابلیس کا رہنا بھی ضروری ہے

کیونکہ جب کسی کام میں روکیں اور مشکلات نہ ہوں۔ اس وقت تک اس کام کے کرنے والے کو انعام بھی نہیں مل سکتا۔ پس اگر ابلیس نہیں تو جنت بھی نہیں۔ خدا تعالیٰ کے انعامات بھی نہیں۔ دیکھو بکریوں۔ بھیڑوں گایوں کے لئے ابلیس نہیں۔ تو ان کے لئے جنت بھی نہیں۔ انسان کے لئے ابلیس ہے تو انسان ہی کے لئے جنت بھی ہے۔ اور بغیر خطرناک امتحانوں میں پڑنے کے کوئی انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

پس وہ ابلیس تو رہے گا جو انسان کو ہوشیار کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ہاں حضرت مسیح موعودؑ نے ساری دنیا سے بدی مٹا دی۔ اگر نہیں اور واقعہ میں نہیں مٹائی اور نہ کلیتہً مٹ سکتی ہے۔ تو یہ کہاں سے آگئی۔ جب کہ

بدی کی تحریک کرنے والا

ابلیس مارا گیا۔ بات یہ ہے کہ ابلیس کے کچلے جانے کی پیشگوئی کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ اس بدروح کو جو بد خیالات پیدا کرتی ہے کچل ڈالے گا اور تمام دنیا سے بدی مٹ جائے گی۔ بلکہ یہ ہے کہ مسیح موعود امید کا پیغام لے کر آئے گا اور مایوسی کو کچل دیگا سوائے اس کے کوئی معنے اس پیشگوئی کے نہیں ہو سکتے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کام یہ بھی تھا کہ امید کا پیغام لائے۔ اور وہ یاس مایوسی اور ناامیدی کو ہٹا دے گا۔ اور دنیا میں

امید کے خیالات کی رَو

چلائے گا۔ اب ہر وہ شخص جو امید کے مقام پر اپنے آپ کو کھڑا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ساتھ دے کر ابلیس کا سر کچلتا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو مایوسی اور ناامیدی کو اپنا شعار بناتا ہے۔ اس وجود کو زندہ کرتا ہے جسے مارنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔ اسی طرح ہر ایک شخص جو اپنے اعمال کے وسیع نتائج پر نگاہ نہیں ڈالتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو ہر ایک فعل کے وسیع نتائج پر نظر ڈالتا اور اس بات کا موازنہ کرتا ہے۔ کہ اس سے روحانی اور دنیوی نتیجہ کیا نکلے گا اور جس کام کا انجام اچھا ہوتا ہے۔ اسے اختیار کرتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام میں مدد دیتا ہے۔ پس میں اپنے تمام دوستوں اور بھائیوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس پیغام کو یاد رکھیں جسے لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور

وہ پیغام

ابلیس کا سر کچلنا اور امید و رجا کے جذبات پیدا کرنے کا یاد رکھنا چاہیئے کہ امید خوف اور خشیت کے مخالف نہیں بلکہ اس کی تائید کرتی ہے۔ کوئی امید بغیر خوف کے نہیں ہو سکتی کیونکہ امید کہتے ہی اسے ہیں کہ جب غالب طور پر خیال ہو کہ ایسا ہو جائے گا انسان سمجھتا ہے سامان موجود ہیں مگر ممکن ہے کوئی روک پیدا ہو جائے تو امید کا لفظ اپنے اندر خوف اور خشیت رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امید کے مقام پر جماعت کو کھڑا کیا اور مایوسی کو نکالنے کی کوشش کی ہے۔ بعض لوگوں کے لئے یہ زمانہ مایوسی اور

ناامیدی کا زمانہ

ہے اور اگر اس قوم کے لئے یہ زمانہ مایوسی کا زمانہ ہوتا۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سب سے پہلے مبعوث ہوئے اور پھر آپ کے متعلق یہ پیشگوئی بھی نہ ہوتی کہ آپ ابلیس کا سر کچلیں گے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تو خود مسلمان کہہ رہے تھے کہ سو سال کے اندر اندر عیسائیت اسلام کو کھا جائے گی۔ اور اسلام کی طرف سے عیسائیت کے آگے معذرتیں شائع کر رہے تھے۔ اور اسلام کو عیسائیت کے قالب میں ڈھال رہے تھے۔ مگر آج دیکھو کیسی کایا پلٹ گئی ہے۔ خواہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان لوگوں نے مانا یا نہ مانا۔ مگر وہ

امید کی بارش

جو آپ نے دنیا میں برسائی اس سے متاثر ہوئے بغیر وہ بھی نہ رہے۔ وہ لوگ جنہوں نے

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کیا وہ بھی امید کے پانی سے کچھ نہ کچھ سیراب ہوئے بلکہ وہ یورپین اور مغربی قومیں جو ایک طرف تو غلط قسم کے خیالات میں مبتلا اور دوسری طرف سخت مایوسی میں گرفتار ہونے کی وجہ سے اخروی زندگی سے انکار کر رہی تھیں ان میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو لکھ رہے ہیں کہ اخروی زندگی بھی ہے پس امید کی جھلک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کر دی ہے بلکہ یورپ میں بھی پیدا کر دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ نبی کا یہ کام نہیں کہ ہر جگہ پہنچے بلکہ خدا تعالےٰ لوگوں کے قلوب میں فرشتوں کے ذریعہ تحریک کراتا ہے اور لوگ اس کی رو سے متاثر ہوتے ہیں۔ جو نبی پیدا کرتا ہے۔ پس دنیا میں جو تبدیلی غیر معمولی ہوتی ہے وہ اسی کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ خدا تعالےٰ اس کی مدد فرشتوں کے ذریعہ کرتا ہے۔ پس گو ان علاقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں گئے اور ابھی تک ہمارے مبلغ بھی نہیں پہنچے لیکن وہاں جو تبدیلی ہوئی ہے وہ وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کرنا چاہتے تھے۔

قرآن کریم میں بھی

یہ پیشگوئی ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں تمام قوموں میں امنگ پیدا ہو گی کہ ہم سب کو فتح کر لیں۔ یہ بھی امید ہی ہے اور اب دیکھ لو۔ ہر قوم میں اس زمانہ میں کس طرح یہ پیدا ہو رہی ہے۔ وہ ہندو جو صدیوں سے مفتوح چلے آ رہے ہیں اور جو کسی کو اپنے مذہب میں داخل ہی نہ کرتے تھے۔ وہ بھی کہتے ہیں کہ دنیا میں غلبہ حاصل کرنے کے لئے دوسروں کو اپنے اندر داخل کرنا چاہیئے اور وہ کر رہے ہیں۔ اسی طرح یہودی بھی جو کسی کو اپنے اندر داخل نہ کرتے تھے وہ بھی غلبہ حاصل کرنے کے لئے اپنی تعداد بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان سب قوموں کی مثال ایسی ہے کہ جب بارش ہوتی ہے تو جہاں کھمبیں نکلتی ہیں وہاں بدبو دار بوٹیاں بھی نکل آتی ہیں۔ چونکہ وہ امید کا پانی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آسمان سے برسا وہ دوسروں پر بھی پڑا۔ اسی لئے انہوں نے بھی امید اپنے دل میں پیدا کر لی مگر یہ ہماری جماعت کے لئے افسوس اور رنج کی بات ہو گی کہ وہ قوم جس کے لئے امید اتاری گئی اگر وہ اس سے محروم رہے اور دوسرے فائدہ اٹھا لیں۔ اگر بارش سے زہریلی بوٹی اُگ سکتی ہے اور اگتی ہیں تو کیا شیریں پھل کا فرض نہیں ہے کہ وہ بھی اس بارش سے فائدہ اٹھائے اور ترقی کرے پس میں اپنی تمام جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ

اپنے دل میں امید پیدا کرو

اور مایوسی کو چھوڑ دو۔ کیونکہ جو شخص مایوسی کا ساتھ دیتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وہی رہ سکتا ہے جس کے قلب میں فوارہ کی طرح امید پھوٹتی ہے اور جسے کوئی بند نہ کر سکتا ہو۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ ہماری جماعت کے لوگوں میں سچی امید پیدا کرے اور ناامیدی جو تمام ہلاکتوں اور تباہیوں کی جڑھ ہے اسے نکال دے۔ آمین ✽

قسط نمبر ۳

تحریک پچیس لاکھ روپے سالانہ

مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ

گزشتہ کئی سالوں سے صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی کی رفتار میں لگاتار اضافہ ہونے کے باوجود ہم ابھی تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مقرر کردہ منزل پچیس لاکھ روپے سالانہ تک نہیں پہنچ سکے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے نزدیک اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ "ابھی تک ہماری جماعت نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی"۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اسی کمی کا یہ علاج تجویز فرمایا تھا کہ:-

> "پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے"
>
> (پیغام بنام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء)

۲۔ اس سلسلہ میں مضامین کی غرض یہ ہے کہ مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں کو اس بارہ میں اپنی ذمہ داری سے پوری طرح آگاہ کیا جائے۔ تا کسی عہدہ دار کو اس معاملہ میں کوئی غلط فہمی نہ رہے اور ہم سب مل کر اپنی جدوجہد کو اس حد تک پہنچا دیں کہ اللہ تعالےٰ کی غیر معمولی امداد اور نصرت ہمارے شامل حال ہو جائے اور کم سے کم عرصہ میں صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی میزان پچیس لاکھ روپے سالانہ سے بڑھ جائے۔

۳۔ خاکسار عرض کر چکا ہے کہ بعض عہدہ داروں کا یہ خیال کہ نادہندوں کو مقامی جماعتوں کے بجٹوں میں پیش نہیں کرنا چاہیئے سراسر باطل اور سلسلہ کے لئے شدید نقصان کا باعث ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ "یہ چیز قوم کے لئے خودکشی کے مترادف ہو گی"۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا واضح ارشاد بھی پیش کیا جا چکا ہے کہ نادہندوں کو جماعت سے خارج کرنے کے لئے نظارت بیت المال کو نہیں بلکہ نظارت امور عامہ کو رپورٹ کرنی چاہیئے اور کہ "جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر نظارت امور عامہ کی معرفت جماعت سے خارج نہ کروا لیا جائے تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جائیں گے اور ان سے چندہ کی وصولی کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہے گا"۔

۴۔ نظارت بیت المال کی طرف سے متواتر مذکورہ بالا ارشادات کی اشاعت کی جاتی رہی ہے لیکن پھر بھی بعض عہدہ دار حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ اس لئے خاکسار اس سلسلہ میں چند ایک مزید ارشادات پیش کرتا ہے۔ تا ہر عہدہ دار پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک واضح ہو جائے اور کوئی عہدہ دار نادانستہ طور پر بھی اس کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو کر سلسلہ کی ترقی میں روکاوٹ نہ بنیں۔

۵۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

> "بے شک بجٹ طاقت کے مطابق ہونا چاہیئے مگر کونسی طاقت؟ کیا آپ لوگ خدا تعالیٰ کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ ہم میں سے پچاس فیصدی چندہ نہیں دیتے تھے اس لئے ہم نے آمد اور خرچ میں کمی کر دی۔ خدا تعالےٰ کہہ دے گا کیا تم نے چندہ نہ دینے والوں سے چندہ لینے کی کوشش کی۔ اور اس کے لئے اپنی انتہائی کوشش صرف کر دی اس کا آپ لوگوں کے پاس کیا جواب ہے؟ کیا کوئی جماعت ایسی ہے جو یہ بتائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ لکھا ہے کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ نہیں دیتا وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ اسکے مطابق اس نے چندہ نہ دینے والوں کا معاملہ پیش کیا؟ باتیں کرنی آسان ہیں لیکن کام کرنا مشکل ہے۔ آپ لوگوں نے طاقت استعمال ہی نہیں کی پھر طاقت سے کام کس طرح بڑھ گیا؟ یہ ایک چیز تھی ہمارے پاس جس سے کام لیا جا سکتا تھا مگر اس سے کام نہیں لیا گیا۔ ایسے نادہند جماعتوں میں موجود ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ لیکن تم لوگ ان کے ڈر کی وجہ سے۔ ان کے لحاظ کے باعث اور انکی آنکھوں میں آنکھیں ملانے کی شرم سے انہیں اپنے ساتھ رکھتے ہو اور پھر کہتے ہو چندہ وصول کرنے میں ہم نے پوری کوشش کر لی۔ اس بارے میں تم غلطی پر ہو۔ اور یقیناً غلطی پر ہو۔ یہ کوشش باقی ہے۔ ان نادہندوں کے پاس جاؤ جو احمدی کہلا کر چندہ نہیں دیتے اور انہیں بتاؤ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم ہے پھر بھی اگر وہ کہیں کہ نہیں دیتے تو ان کا معاملہ میرے سامنے پیش کرو۔ اسکے بعد خدا تعالیٰ جو علام الغیوب ہے اسکے سامنے تم جواب دے سکتے ہو کہ ہم نے اپنی طرف سے کوشش کر لی۔ تم انسانوں کو دھوکہ دے سکتے ہو مگر خدا تعالےٰ کو نہیں اور ہمارا معاملہ انسانوں سے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ سے ہے"۔
>
> (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء)

۶۔ پھر فرمایا:۔ "ہر وہ محاسب اور ہر وہ محصل جو چندہ کی نامکمل لسٹ دیتا ہے وہ مجرم ہو گا جب تک وہ یہ ثابت نہ کرے کہ اس نے چندہ نہ دینے والوں کے متعلق یہ رپورٹ کر دی ہے کہ انہیں جماعت سے خارج کر دیا جائے۔ یہ کوئی ایسا کام نہیں جو تم نہ کر سکو تم کہہ سکتے ہو کہ ہم ہر شخص کو مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ چندہ دے۔ تم کہہ سکتے ہو کہ ایک منافق کی اصلاح ہمارے بس کی بات نہیں۔ تم کہہ سکتے ہو کہ ایک کمزور ایمان والے کے دل میں ہم زیادہ ایمان پیدا نہیں کر سکتے۔ تم سب کچھ کہہ سکتے ہو اور ٹھیک طور پر اور جائز طور پر کہہ سکتے ہو۔ تم ان جوابوں سے اپنے آپ کو بری بھی قرار دے سکتے ہو لیکن جب ایک اور چیز بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتا دی ہے اور ایک اور علاج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تجویز فرما دیا ہے جس میں تمہارے لئے نہ مجبوری ہے نہ معذوری بلکہ وہ ایسا کام ہے جسے تم ہر وقت کر سکتے ہو تو اگر تم اس پر عمل نہیں کرتے تو تمہارا وہ جواب جو تمہاری معذوری اور مجبوری پر مشتمل تھا بالکل غلط ہو جاتا ہے اور ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوتے ہیں بلکہ نوے فیصدی حق بجانب ہوں گے۔ یہ سمجھنے میں کہ تم نے کوشش نہیں کی۔ اگر تم میں کوشش کرنے کی ہمت ہوتی۔ اگر تم میں اس قربانی کی طاقت ہوتی تو کم سے کم تم یہ کر سکتے تھے کہ چھ مہینے کے بعد خط ہی لکھ دیتے کہ فلاں فلاں نے اتنے مہینوں سے چندہ نہیں دیا انہیں جماعت سے خارج کر دیا جائے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ... مطبوعہ الفضل مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۱ء (باقی))

ایک سوال کا جواب

(مکرم محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری)

ایک دوست نے ایک ضروری سوال جواباً دیا جانے کے لئے بھجوایا ہے۔ بعض اوقات لوگ یہ سوال کرتے رہتے ہیں۔ اسلئے افادۂ عام کی خاطر سوال کا جواب الفضل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

سوال:-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب نور الحق میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ وہی موسےٰ مرد خدا ہے۔ جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے۔ اور مردوں میں سے نہیں۔ ص۶۹"

یہ اشارہ قرآن کریم میں کہاں ہے۔ اور صرف حضرت موسےٰ علیہ السلام ہی کے متعلق کیوں حضورؑ نے ایسا فرمایا ہے۔ ذرا وضاحت سے تحریر فرمائیں۔

الجواب:-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی سابق نبی کی حیاتِ جسمانی کے قائل نہیں جو عبارت آپ نے پیش کی ہے وہ بطور الزام خصم کے ہے ورنہ نور الحق کی اس عبارت سے آگے چل کر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں:-

وانت تعلم ان الاماتة
امر ثابت دائم داخل
فی سنن اللہ القدیمة
وما من رسول الا توفی
وقد خلت من قبل عیسٰے
الرسل۔

ترجمہ: اور تو جانتا ہے مارنا ایک امر ثابت دائم الوقوع اور خدا تعالیٰ کی قدیم سنتوں میں داخل ہے اور کوئی نبی ایسا نہیں جو فوت نہ ہوا ہو۔ اور حضرت عیسےٰؑ سے پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے ہیں۔"

پس نور الحق کی اس اگلی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک حضرت موسےٰ علیہ السلام بھی وفات یافتہ نبیوں میں داخل ہیں اور خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود نہیں کیونکہ آپ فرماتے ہیں تمام رسول فوت ہو چکے ہیں اور عیسےٰ علیہ السلام سے پہلے کوئی رسول زندہ نہیں اور حضرت موسےٰ علیہ السلام حضرت عیسےٰ سے پہلے کے رسول ہیں لہٰذا وہ آسمان پر جسمانی زندگی نہیں رکھتے ان نبیوں کی جو وفات پا گئے آسمان پر زندگی روحانی ہی مانی جا سکتی ہے نہ کہ خاکی جسم کے ساتھ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بعض اور کتابوں میں بھی حضرت موسےٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ الوصیت میں جو نور الحق سے بعد کی کتاب ہے تحریر فرماتے ہیں۔

"ایسا ہی حضرت موسےٰ علیہ السلام
کے وقت ہی ہوا جب کہ حضرت
موسےٰ مصر اور کنعان کی راہ
میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل
کو وعدہ کے موافق منزل مقصود
تک پہنچا دیں فوت ہو گئے۔ اور
بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے
ایک بڑا ماتم برپا ہوا"
(الوصیت ص۸)

میں نے اوپر بتایا ہے کہ سوال میں درج کردہ نور الحق کی عبارت بطور الزام خصم ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ غیر احمدی علماء حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیاتِ جسمانی ثابت کرنے کے لئے اور ان کے آسمان پر خاکی جسم کے ساتھ زندہ ہونے کا ثبوت دینے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان سے معراج میں ملاقات کو پیش کرتے تھے اور ساتھ ہی آیت بل رفعہ اللہ الیہ کو ان کے خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر جانے کے لئے بطور دلیل پیش کرتے تھے اور کہتے تھے کہ قرآن کریم میں تو حضرت عیسےٰؑ کی وفات کا کوئی ذکر نہیں۔ بلکہ آیت بل رفعہ اللہ الیہ میں ان کی آسمان میں حیات جسمانی کا ذکر ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لوگوں کو بحث میں ملزم کرنے کے لئے انہی کے طریق کو اختیار کیا ہے۔ غیر احمدی علماء حضرت موسےٰ کی وفات کے قائل ہیں آپ انہیں یوں ملزم کرتے ہیں کہ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات اور بل رفعہ اللہ الیہ کی آیت حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان میں حیات جسمانی پر دلیل ہو سکتی ہے تو پھر ہم پر ازروئے قرآن فرض ہو جاتا ہے کہ اس بات پر ایمان لائیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی آسمان پر خاکی جسم کے ساتھ زندہ موجود ہیں اور مردوں میں داخل نہیں ہوئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج میں ان سے طویل ملاقات ہوئی ہے اور ادھر قرآن میں ان کی وفات کا کوئی ذکر نہیں بلکہ حیات کا اشارہ موجود ہے۔ وہ آیت جس میں آپ حیات کے اشارے کا ذکر قرار دیتے ہیں وہی آپ نے اپنی کتاب حمامة البشریٰ میں خود درج فرما دی ہے جو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔

ولقد اٰتینا موسیٰ الکتاب
فلا تکن فی مریة من
لقائہ وجعلناہ ھدًی
لبنی اسرائیل

(سورہ سجدہ رکوع ۳)

ترجمہ:- اور بے شک ہم نے موسےٰ کو کتاب شریعت دی پس (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تو موسےٰ سے اپنی ملاقات کے بارہ میں کوئی شک نہ کرنا (یقیناً تیری ملاقات موسیٰؑ سے ہی ہوئی ہے نہ کسی خیالی مجسمہ سے) اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا ہے"

بظاہر یہ آیت بتاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج میں درحقیقت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہی ملاقات ہوئی تھی اور بقول غیر احمدی علماء زندہ کی ملاقات اگر جسمانی زندہ سے ہی ہو سکتی ہے تو پھر حضرت موسےٰ علیہ السلام کو بھی جسمانی طور پر آسمان میں زندہ ماننا پڑتا ہے اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ابھی وہ مردوں میں داخل نہیں ہوئے کیونکہ کوئی آیت قرآنی ان کی وفات کے بارہ میں موجود نہیں، اور ان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے بارہ میں صریح آیت موجود ہے۔ اس طرح الزام قائم کیا ہے کہ کیوں غیر احمدی علماء حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زندہ نہیں مانتے جب کہ ان کے طریق بحث کے لحاظ سے ہم پر فرض ہو جاتا ہے کہ ہم موسےٰ علیہ السلام کو آسمان میں زندہ سمجھیں، اور مردوں میں داخل نہ سمجھیں اب اگر غیر احمدی علماء اس وجہ سے حضرت عیسےٰؑ کی آسمان میں حیاتِ جسمانی کے قائل ہیں کہ ان کی وفات کا کہیں ذکر نہیں اور معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان سے ملاقات ثابت ہے تو انہیں حضرت موسےٰؑ کو بھی خاکی جسم کے ساتھ آسمان میں زندہ ماننا چاہیئے اور جب وہ حضرت موسےٰؑ کو باوجود ان امور کے پایا جانے کے آسمان پر خاکی جسم کے ساتھ زندہ نہیں مانتے تو پھر حدیث معراج سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات جسمانی کا ثبوت کیسے درست قرار دے سکتے ہیں جب کہ قرآن مجید نے بتا دیا ہے

ما المسیح ابن مریم الا رسول
قد خلت من قبلہ الرسل

اور نیز فرمایا ہے

وما محمد الا رسول
قد خلت من قبلہ
الرسل۔

پہلی آیت سے جس طرح یہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ سے پہلے آنے والے رسول وفات پا چکے ہیں دوسری آیت سے یہ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے آنے والے تمام رسول وفات پا چکے ہیں ماحصل ان قرآنی آیات کا یہ ہوا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام بھی وفات پا چکے ہیں اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی وفات پا چکے ہیں اور کوئی نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے زندہ نہیں اور معراج میں جن انبیاء سے آپ نے ملاقات کی ہے وہ ملاقات روحانی لحاظ سے ہوئی ہے پس اگر آیت

فلا تکن فی مریة من لقائہ

سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موسےٰ علیہ السلام سے روحانی ملاقات سمجھی جائے اور اس آیت کو ان کی جسمانی زندگی کی دلیل نہ ٹھہرایا جائے حالانکہ قرآن کریم میں ان کی وفات کا کوئی ذکر نہیں تو حضرت عیسےٰؑ کو بدرجہ اولیٰ وفات یافتہ ماننا پڑے گا اور آیت بل رفعہ اللہ علیہ کی بعد از وفات روحانی زندگی پر دلیل ہوگی۔ کیونکہ قرآن کریم میں یہ صریح طور پر وارد ہے

یا عیسیٰ انی متوفیک
ورافعک الیّ

کہ اے عیسےٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اپنی طرف اٹھانے کا وعدہ بعد از وفات عیسےٰؑ ہے اور بل رفعہ اللہ علیہ میں اسی وعدہ کا ایفاء ہی مذکور ہے جس کا پورا ہونا وفات دیا جانے کے بعد موعود تھا حقیقی منشاء آیت قرآنی فلا تکن فی مریة من لقائہ کا بھی یہی تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موسےٰ علیہ السلام سے ملاقات اس طرح نہیں ہوئی کہ وہ جسمانی طور پر آسمان میں زندہ ہوں بلکہ ان کی روح سے ہی ملاقات ہوئی ہے جس طرح معراج میں آدم ابراہیم اور یحییٰ وغیرہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح سے ہی ملاقات ہوئی ہے مخصوص طور پر حضرت موسےٰ علیہ السلام کا ذکر نور الحق میں اس لئے کیا گیا ہے کہ ان کے حق میں ہی قرآن مجید میں فلا تکن فی مریة من لقائہ کے الفاظ آئے ہیں پس اس آیت سے جسمانی زندگی کا استدلال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محض بطور الزام خصم ہی کیا ہے تا غیر احمدیوں پر ان کے طریق بحث اور طریق استدلال کی غلطی حجت ملزمہ قائم کیا جانے سے ظاہر ہو جائے ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود حضرت موسےٰؑ کی آسمان پر حیات جسمانی کے قائل نہ تھے اسی لئے آپ نے نور الحق کی اگلی عبارت میں ما من رسول الا توفی میں موسےٰ علیہ السلام کی تمام انبیاء کے ساتھ وفات کو تسلیم کیا ہے امید ہے کہ اس جواب سے سوال کنندہ پر زیر غور عبارت کی حقیقت کھل جائے گی۔

وما توفیقی الا باللہ

(محمد نذیر صیغہ نشر و اشاعت)

عہدیداران جماعت احمدیہ کیلئے لمحۂ فکریہ

گوشوارہ وصولی چندہ تحریک جدید سال ۲۹/۱۹ لغایت ۳۱ جولائی ۱۹۶۳ء

نمبر شمار	نام اضلاع یا ڈویژن	کل وعدہ جات ۲۹/۱۹	فیصد وصولی
۱	جھنگ	۶۴،۱۶۶	٪۵۱
۲	جہلم	۴،۳۳۱	٪۷۸
۳	ڈیرہ غازیخاں	۱،۲۴۳	٪۲۸
۴	راولپنڈی	۱۹،۰۲۶	٪۴۲
۵	سرگودھا	۱۸،۶۶۳	٪۷۱
۶	سیالکوٹ	۲۴،۳۳۳	٪۴۴
۷	شیخوپورہ	۱۵،۱۲۱	٪۴۹
۸	گجرات	۱۲،۶۶۵	٪۶۱
۹	گوجرانوالہ	۱۱،۶۳۵	٪۵۴
۱۰	کیمبل پور	۴،۹۰۱	٪۳۴
۱۱	لاہور	۳۸،۱۴۸	٪۵۶
۱۲	لائلپور	۱۹،۹۴۰	٪۵۱
۱۳	منٹگمری	۱۱،۹۳۹	٪۴۵
۱۴	ملتان	۱۳،۷۵۳	٪۳۲
۱۵	مظفر گڑھ	۱۷،۶۰۸	٪۳۴
۱۶	میانوالی	۱۷،۰۵۵	٪۷۲
۱۷	بہاولپور	۹۰۳	٪۴۶
۱۸	بہاولنگر	۳،۶۳۳	٪۷۰
۱۹	رحیم یار خان	۲،۰۲۳	٪۶۴
۲۰	آزاد کشمیر	۱،۰۲۶	٪۴۷
۲۱	بنوں	۱۷۴	٪۸۰
۲۲	پشاور	۱۸۴،۸	٪۶۹
۲۳	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱۶۰	٪۳۰
۲۴	کوہاٹ	۱،۰۰۰	٪۱۲
۲۵	مردان	۴،۳۱۶	٪۷۵
۲۶	ہزارہ	۲،۵۸۱	٪۴۵
۲۷	چترال	۶۷۳	٪۱۰۰
۲۸	خیرپور ڈویژن	۱۲،۴۵۴	٪۵۳
۲۹	حیدرآباد	۲،۳۴۹	٪۶۳
۳۰	کوئٹہ بشمول بلوچستان	۹،۸۷۴	٪۶۱
۳۱	کراچی	۷،۲۸۰	٪۴۹
۳۲	مشرقی پاکستان	۲،۳۰۳	٪۲۲

ضروری نوٹ:-

سال رواں ختم ہونے میں قریباً دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ امراء اضلاع و علاقہ جات گوشوارہ ہذا سے اپنے اپنے حلقہ کی پوزیشن ملاحظہ فرما کر وصولی کو جلد از جلد سو فیصدی تک پہنچانے کی سعی فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

عزیزم مکرم ممتاز احمد صاحب اختر ابن مکرم حافظ محمد امین صاحب مختصر سی علالت کے بعد بھیرہ میں انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی عمر ۲۱-۲۲ سال تھی۔ ان کی افسوسناک وفات والدا اور دیگر لواحقین کے لئے بڑی ہی اندوہناک ہے۔ مرحوم زندگی وقف کرنے کا ارادہ رکھتے تھے اور ربوہ آکر تعلیم پانے کا فیصلہ تقریباً کر چکے تھے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلےٰ مدارج عطا کرے۔ اُن کے غمزدہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

(خاکسار لطف الرحمان ربوہ)

۶۔ داخلہ فرسٹ چار سالہ ڈاکٹر آف ویٹرنری میڈیسن کورس

شرائط: ایف ایس سی ایگریکلچر یا ایف ایس سی میڈیکل سیکنڈ ڈویژن۔ درخواستیں بنام رجسٹرار ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل یونیورسٹی لائلپور ۲۸/۸/۶۳ تک۔ پراسپکٹس ایک روپے میں انفارمیشن آفیسر یونیورسٹی سے۔ انٹرویو ۳۰/۸/۶۳ (پ۔ ٹ ۱۰/۸/۶۳)

۷۔ داخلہ ہیلے کالج آف کامرس۔ بی کام پارٹ ون و ایم کام

انٹرویو ۲/۹/۶۳ و ۵/۹/۶۳ بالترتیب۔ درخواستیں بمعہ نقول اسناد و پاسپورٹ سائز فوٹو بالترتیب ۲۴/۸/۶۳ و ۲/۹/۶۳۔ شرائط:- انٹرمیڈیٹ آرٹس سائنس یا کامرس پراسپکٹس و فارم داخلہ ایک روپیہ دفتر کالج (پ۔ ٹ ۱۲/۸/۶۳)

۸۔ داخلہ ٹریننگ کالج فار دی ٹیچرز آف دی ڈیف راجگڑھ لاہور

شرائط: انٹرمیڈیٹ و میٹرک دو سالہ کورس برائے ایس وی ایک سالہ برائے جے وی۔ عمر ۱۹ تا ۲۳ فیس ندارد پراسپکٹس و فارم درخواست ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر۔ درخواستیں ۱۸/۸/۶۳ تک بنام سیکرٹری (پ۔ ٹ ۱۱/۸/۶۳)

(ناظر تعلیم)

آہ میرا عزیز دوست!

میرا عزیز دوست محمد اسلم ملہی آف تلونڈی ضلع سیالکوٹ عین عالم جوانی میں مورخہ ۱۳ اگست بروز ہفتہ صبح سات بجے ...... اس جہان فانی سے کوچ کر کے اپنے مولائے حقیقی کو ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو تبلیغ سے بے حد دلچسپی تھی۔ بس اس کا مشغلہ ہی تبلیغ تھا۔ وہ جس مجلس میں بھی بیٹھتا تبلیغ شروع کر دیتا اور جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی تبلیغ سے بہت سے لوگ احمدیت کی طرف مائل ہو گئے اور جہاں کہیں جماعت کا کوئی جلسہ ہوتا اپنے غیر از جماعت احباب کو بھی ساتھ لے جاتا۔ جمعہ کی نماز کے لئے بھی اکثر لوگوں کو ساتھ لے جاتا تھا۔ جماعت کا کوئی جلسہ ایسا نہ ہوتا تھا جس میں میرا پیارا دوست نہ گیا ہو۔

سلسلہ کی کتب سے اس قدر دلچسپی تھی کہ جہاں کہیں بھی جاتا وہاں سے کتب اور رسالے اکٹھے کرتا رہتا اور اسکو پڑھنے کے بعد لوگوں کو بذریعہ ڈاک بھیجتا رہتا تھا۔ اس نے اپنی طاقت سے مطابق حضرت مسیح موعود کی کتب خریدی تھیں اور کسی کتاب کے نہ ملنے پر بے چین ہو جاتا۔ اسی سلسلہ کی کتب میں سے اکثر پڑھی ہوئی تھیں۔

ایک دن میں اس کو سول ہسپتال کراچی میں ملنے کے لئے گیا۔ وہاں بستر علالت میں بھی اس نے مجھ سے تبلیغی امور کے متعلق گفتگو کی۔

میں نے اپنے دوست کو وعدہ کا پکا، ہمیشہ سچ بولنے والا اور نماز کا پابند پایا۔ میں نے اس کو ہر حال میں مخلص پایا۔ اس کے تبلیغ کے جنون کو دیکھ کر حیران رہ جاتا۔

اسلم کے سر میں ایک رسولی تھی جس کا اس نے اپریشن کرایا۔ جو کہ بدقسمتی سے خراب ہو گیا۔ اور آخر کار میرے دوست کے لئے جان لیوا ثابت ہوا۔ اور وہ سول ہسپتال میں سات آٹھ دن بیمار رہ کر چل بسا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد خضر شہباز کراچی)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکسٹائل ٹکنالوجی

سہ سالہ ڈپلومہ کورس۔ داخلہ بنا بر نتیجہ ٹسٹ و انٹرویو۔ شرائط: انٹر سائنس (پری انجینئرنگ) فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن یا سینئر کیمبرج۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۲۴/۸/۶۳ تک۔ پراسپکٹس دفتر پرنسپل سے ایک روپیہ نقد میں یا پوسٹل آرڈر ایک روپیہ بمعہ ۸۹ پیسے کے واپسی لفافہ کی ذیل سے۔ (پ۔ ٹ ۶/۸/۶۳)

۲۔ داخلہ سی ٹی کلاس گورنمنٹ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ گکھڑ

درخواستیں ۲۰/۸/۶۳ تک۔ فارم دفتر سے واپسی لفافہ بھیجکر۔ شرائط: ایف اے/ ایف ایس سی۔ عمر ۲۰/۹/۶۳ کو کم از کم ۱۹ (پ۔ ٹ ۶/۸/۶۳)

۳۔ داخلہ ماسٹر آف ایجوکیشن و ماسٹر آف آرٹس ڈگری

انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ پنجاب یونیورسٹی کیمپس لاہور آغاز کار ستمبر ۱۹۶۳ء۔ درخواستیں ۲۰/۸/۶۳ تک۔ شرائط برائے ماسٹر آف ایجوکیشن ڈگری یک سالہ کورس: بی اے/ بی ایس سی بی ٹی/ بی ایڈ و سہ سالہ تجربہ ٹیچنگ۔ بصورت اول (ا) ایم اے/ ایم ایس سی بی ٹی۔ یک سالہ تجربہ ٹیچنگ۔ فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن (ب) برائے داخلہ دو سالہ ایم اے ڈگری پروگرام ان بزنس ایجوکیشن اینڈ سیکرٹیریل آرٹس ایجوکیشن ڈگری۔ بی اے/ بی ایس سی۔ فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن اعلےٰ تعلیمی ریکارڈ والوں کے لئے وظائف۔ پراسپکٹس و فارم داخلہ ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ سے۔ (پ۔ ٹ ۷/۸/۶۳)

۴۔ ضرورت اوورسیرز

تنخواہ ۱۲۰-۱۰-۲۲۰-۱۰-۳۰۰ الاؤنسز علاوہ۔ شرط میٹرک۔ درخواستیں ۲۱/۸/۶۳ تک بنام چیئرمین لاہور میونسپل کارپوریشن (پ۔ ٹ ۱۱/۸/۶۳)

۵۔ ضرورت جونیئر کلارکس

تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰۔ شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن ٹائپ سپیڈ ۳۰۔ درخواستیں بنام رجسٹرار ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی لاہور ۲۴/۸/۶۳ تک (پ۔ ٹ ۱۱/۸/۶۳)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیکر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۱۴۸۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ } منجانب حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا .. — ۳۰۰ روپے
۱۴۹۔ ، صاحبزادی سیدہ فوزیہ بیگم صاحبہ .. — ۳۰۰ ،
۱۵۰۔ لجنہ اماء اللہ مسجد احمدیہ کوئٹہ بذریعہ محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ .. — ۳۰۰ ،
۱۵۱۔ محترمہ بیگم شاہنواز بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کراچی .. — ۳۰۰ ،
۱۵۲۔ ، ، منجانب والدہ ماجدہ مرحومہ .. — ۳۰۰ ،
۱۵۳۔ ، والد ماجد مرحوم .. — ۳۰۰ ،
۱۵۴۔ مکرم لفٹنٹ کرنل نورالدین صاحب کراچی .. — ۲۰۱ ،
۱۵۵۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ عزیز احمد صاحب جنرل سٹور ضلع جھنگ .. — ۳۰۰ ،

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۴۰۱۔ مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور۔ .. — ۳۰ روپے
۴۰۲۔ ، محمد اعظم صاحب عرائض نویس صدر کچہری ایبٹ آباد۔ .. — ۱۳ ،
۴۰۳۔ احباب جماعت احمدیہ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ بذریعہ مولوی فضل دین صاحب .. — ۱۰ ،
۴۰۴۔ کارکنان وکالت مال تحریک جدید ربوہ۔ .. — ۲۷ ،
۴۰۵۔ مکرم مسٹر اے عظیم صاحب نرائن گنج مشرقی پاکستان .. — ۵۰ ،
۴۰۶۔ احباب جماعت احمدیہ محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ .. — ۳۴ ،
۴۰۷۔ ، ، منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات بذریعہ چوہدری نذیر احمد صاحب — ۱۰۰ ،
۴۰۸۔ ، ، جھنگ صدر بذریعہ ماسٹر علی محمد صاحب — ۱۰ ،
۴۰۹۔ ، ، ہانڈو ضلع لاہور بذریعہ مکرم عنایت اللہ صاحب — ۳۵ ،
۴۱۰۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور .. — ۱۵۰ ،
۴۱۱۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد یوسف صاحب .. — ۳۰ ،
۴۱۲۔ ، عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت بابو عبدالغنی صاحب مرحوم نتھیا گلی .. — ۱۰ ،
۴۱۳۔ مکرم آغا محمد عبداللہ خاں صاحب سعود آباد کالونی کراچی .. — ۱۰ ،
۴۱۴۔ ، ڈاکٹر شریف احمد صاحب دندان ساز دارالرحمت شرقی ربوہ .. — ۱۰ ،
۴۱۵۔ احباب جماعت احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم ملک محمد فیروز خان صاحب .. — ۲۳ ،
۴۱۶۔ ، ، چک ۸۱/۳ ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم چوہدری محمد عالم صاحب .. — ۴۴ ،
۴۱۷۔ مکرم مرزا لطف الرحمن صاحب ۲/۶۸ مارٹن روڈ کراچی .. — ۱۰ ،
۴۱۸۔ ، چوہدری خان محمد صاحب گوندل گول بازار ربوہ .. — ۱۵ ،
۴۱۹۔ دوکانداران احمد نگر ضلع جھنگ بذریعہ مکرم سید محمد عثمان صاحب ۶ — ۱۹ ،
۴۲۰۔ مکرم شیخ فاروق احمد صاحب سوداگر چرم } جنرل۔ دسالو (سندھ) .. — ۱۰ ،

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

امانت تحریک جدید میں ادائیگی اور وصولی کا انتظام

احباب جماعت یہ سن کر خوش ہوں گے کہ امانت تحریک جدید میں ۱۳ جولائی ۱۹۶۳ء سے رقوم کی ادائیگی اور وصولی کا انتظام ہوگیا ہے اس لئے احباب اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائیں۔

حضور اقدس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے امانت تحریک جدید میں اپنی رقوم جمع کرنے کے لئے بہت زور دیا ہے۔ امید ہے کہ جماعت کے دوست اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر حضور کی منشاء مبارک کو پورا کرنے والے ہوں گے اور ان کی دعاؤں کے بھی مستحق ہوں گے۔

(افسر امانت تحریک جدید۔ ربوہ)

ہائی برڈ مکئی کی کاشت

ہائی برڈ مکئی کی پیداوار عام مکئی سے چالیس سے ساٹھ فی صد زیادہ ہوتی ہے مگر یہ زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ زمین اچھی طرح تیار کی جائے کیمیاوی کھاد مناسب مقدار میں ڈالی جائے۔ بیج پوری مقدار میں ڈالا جائے اور چھٹے کے ناقص طریقہ سے کاشت نہ کی جائے کیونکہ چھٹے سے بیج مناسب گہرائی تک نہیں پہنچ سکتا ہائی برڈ مکئی کے لئے عام مکئی کی نسبت کاشت کے وقت زیادہ نمی کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اچھے وتر میں دو دفعہ ہل چلا کر ہر دفعہ سہاگہ کیا جائے اس کے بعد قطاروں میں کاشت کی جائے قطاروں کا درمیانی فاصلہ دو اڑھائی فٹ ہو اس طرح ترپھال کے ذریعہ بڑی آسانی سے گوڈی ہو سکے گی بونے کے لئے کپاس والی ڈرل استعمال ہو سکتی ہے کم از کم ۱۲ سیر بیج فی ایکڑ ڈالنا چاہیئے۔ اس سے پچیس سے تیس ہزار پودے میسر ہوں گے نہری علاقے میں اتنے پودے پوری پیداوار حاصل کرنے کے لئے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔

(ناظم زراعت)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• راولپنڈی ۲۰ اگست۔ قومی اسمبلی میں حزب مخالف کے قائد سردار بہادر خان نے کہا ہے کہ رائے دہی کمیشن کی رپورٹ کو مثالی تو نہیں کہا جا سکتا لیکن یہ دانشمندانہ اور حقیقت پسندانہ ہے کہ آپ نے شیخ خورشید احمد وزیر قانون کے حالیہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ حزب مخالف کی طرف سے رائے دہی بل کے سلسلہ میں ہر طرح کا تعاون کیا گیا ہے۔ لیکن حکومت ایسی صورت حال پیدا کرنے پر تلی بیٹھی ہے کہ آئندہ انتخابات موجودہ طریق انتخاب پر ہوں یا وہ تاخیر کے ساتھ ہوں۔

• پیرس ۲۰ اگست۔ کرد قبائلی جو اپنے علاقہ کی خود مختاری کے لئے فوجوں سے جنگ کر رہے ہیں۔ مغربی حکومت کی حمایت حاصل کرنے کے لئے ایک مہم شروع کرنے والے ہیں اس مہم کا مقصد مغربی ممالک میں یہ غلط فہمی دور کرنا ہے کہ کرد قبائلی کمیونسٹوں کے حامی ہیں۔

روس نے حال ہی میں حکومت عراق پر جو نکتہ چینی کی تھی۔ بعض حلقوں میں اسے کردوں کی حمایت قرار دیا گیا ہے۔ لیکن کردی ذرائع نے کہا ہے کہ کردوں کا مغربی ملکوں کی جانب دھیان ہے۔

• نیو یارک ۲۰ اگست۔ روسی ٹیلی پرنٹر سامان کے بارہ بکس نیو یارک پہنچ گئے ہیں۔ یہ سامان ماسکو اور واشنگٹن کے درمیان براہ راست مواصلات کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ خیال ہے کہ بکسوں میں تین روسی پرنٹر ہیں۔ روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ براہ راست مواصلات کا سلسلہ یکم ستمبر تک تیار کر دیں گے۔ امریکی ٹیلی پرنٹر مشینیں پہلے ہی ماسکو بھیجی جا چکی ہیں۔ امریکی حکام نے بھی کہا ہے کہ وہ یکم ستمبر تک اپنی مشینیں نصب کر لیں گے۔

• ہیمبرگ ۲۰ اگست۔ مغربی جرمنی کی صنعتوں میں خود کار مشینیں لگائے جانے کے نتیجہ میں ہر سال تقریباً پندرہ لاکھ فرد بیکار ہو جاتے ہیں۔

• ٹوکیو ۲۰ اگست۔ کمیونسٹ چین کے طبی نظام کو مکمل طور پر سوشلسٹ بنا دیا گیا ہے۔ ہند چینی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق ڈاکٹروں کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت نہیں ہے۔ ایجنسی نے بتایا ہے کہ چودہ سال قبل جب کمیونسٹوں نے حکومت پر قبضہ کر لیا تھا اس وقت سے اب تک ایک لاکھ دس ہزار افراد مکمل طبی تربیت حاصل کر چکے ہیں۔

توسیع اشاعت الفضل کیلئے دورہ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو منٹگمری۔ ملتان۔ بہاولپور۔ کوئٹہ اور سابق سندھ کی جماعتوں میں بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے۔

مکرم خواجہ صاحب اپنے اس دورہ میں توسیع اشاعت الفضل کے علاوہ بوقت ضرورت ساتھ ساتھ اصلاح وارشاد کا فریضہ بھی ادا کریں گے۔

جملہ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان نیز دیگر عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مکرم خواجہ صاحب کے اس دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے کماحقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے نسبتی بھائی عزیز افتخار احمد ایم۔ اے ایم ایڈ ابن قاضی کامل دین صاحب آف گھوگھیاٹ کا نکاح عزیزہ لئیقہ نزہت ایم۔ اے بیکنڈ ایر بنت مکرم مولوی غلام احمد صاحب فاضل بدوملہی سے بعوض مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا۔ اور اس کا اعلان محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے مسجد مبارک ربوہ بعد از نماز مغرب ۱۰ اگست کیا۔

دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عقد کو جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار صوبیدار نذر حسین (ریٹائرڈ) ٹانڈا باددرنقل ضلع سرگودھا)

ڈھاکہ ۲۰ اگست۔ قومی اسمبلی کے سپیکر مولوی تمیز الدین خان کل صبح دس بج کر چالیس منٹ پر کمبائنڈ ملٹری ہسپتال ڈھاکہ میں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کے انتقال کی خبر سے سارے ملک میں صف ماتم بچھ گئی سرکاری اور غیر سرکاری دفاتر اور تمام کاروباری ادارے اور منڈیاں بند ہو گئیں۔ سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں کر دیئے گئے۔ ریڈیو پاکستان سے تمام پروگرام منسوخ کر کے تلاوت قرآن مجید شروع کر دی گئی ۱۲ بجے دوپہر مرحوم کی میت منٹو روڈ پر ان کی سرکاری رہائش گاہ پر پہنچا دی گئی سہ پہر کو منٹو روڈ سے مرحوم کا جنازہ اٹھایا گیا تو ہزاروں کی تعداد میں سوگوار کندھا دینے کے لئے آگے بڑھے ان کا جنازہ منٹو روڈ سے ڈھاکہ کے آؤٹر سٹیڈیم لے جایا گیا جہاں پانچ بج کر پینتالیس منٹ پر مولانا احتشام الحق تھانوی نے نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ کے بعد ہزارہا سوگواروں نے آپ کا آخری دیدار کیا سٹیڈیم سے مرحوم کی میت پورے فوجی اعزاز کے ساتھ مجوزہ ذیلی دارالحکومت میں پہنچائی گئی اور ۲۱ توپوں کی سلامی کے بعد سات بج کر ۲۰ منٹ پر انہیں مجوزہ پارلیمنٹ کی عمارت کے احاطہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

سوانح حیات

مولوی تمیز الدین خان مارچ ۱۸۸۹ء میں مشرقی بنگال کے ضلع فرید پور کے قصبہ خشان پور میں پیدا ہوئے تھے ۱۹۰۶ء میں میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد کوچ بہار کالج میں داخلہ لیا بعد ازاں پریذیڈنسی کالج کلکتہ میں داخل ہو گئے اور ۱۹۱۱ء میں اسی کالج سے بی اے آنرز کا امتحان پاس کیا۔ اور یونیورسٹی کالج کلکتہ سے ۱۹۱۴ء میں قانون کی ڈگری حاصل کی ۱۹۱۵ء میں مولوی تمیز الدین خان نے فرید پور ڈسٹرکٹ کورٹ میں وکالت شروع کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں ضلع کے صف اول کے وکلاء میں شمار ہونے لگے، اسی سال آپ نے آل انڈیا مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔

• کوالالمپور ۲۰ اگست۔ وفاق ملائشیا میں سراوک اور بورنیو کی شمولیت کے سوال پر عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے ایک کمیشن نے ابتدائی انتظامات مکمل کر لئے ہیں اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے آج سراوک کے دارالحکومت میں بتایا کہ جمعرات سے سراوک اور بورنیو کے عوام کی رائے معلوم کرنے کا کام ایک ساتھ شروع ہو جائے گا۔

• سسلی ۲۰ اگست۔ جزیرہ سسلی کے جنوب مغربی ساحل پر ایک مقبرہ دریافت ہوا ہے جو دو ہزار چار سو سال قبل یونانی حکومت کے عہد میں تعمیر ہوا تھا۔

• لاہور ۲۰ اگست۔ کل مغربی پاکستان کے دارالحکومت لاہور میں قومی اسمبلی کے سپیکر مولوی تمیز الدین خان کی اچانک وفات کا شدید رد عمل ہوا اور سارے شہر میں اداسی چھا گئی۔ سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں کر دیا گیا۔ اور سرکاری دفاتر مرحوم کے سوگ میں بند کر دیئے گئے

صوبائی دارالحکومت میں موجود مختلف سیاسی رہنماؤں وزیروں قومی و صوبائی اسمبلی کے ممبروں اور معاشرتی کارکنوں نے مرحوم کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ آج ملک ایک جرأت مند محب وطن اور عظیم پارلیمانی قائد سے محروم ہو گیا ہے

• تہران ۲۰ اگست۔ حکومت ایران نے فیصلہ کیا ہے کہ عارضی طور پر بھارت اور سیلون سے چائے کی درآمد بند کر دی جائے سیلون کے معاملے میں اس فیصلہ کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ سیلون باہمی تجارتی معاہدے کی شرائط پوری نہیں کر رہا جس کے تحت اسے درآمد شدہ چائے کی قیمت کے بدلے ایرانی سامان خریدنا پڑتا ہے اور بھارت کے سلسلہ میں اس کی وجہ نئے تجارتی معاہدے کے غیر طے شدہ مسائل ہیں۔

ایک احمدی نوجوان کی نمایاں کامیابی

یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی کہ مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کے بھتیجے ملک عزیز احمد صاحب پسر ملک عبدالکریم صاحب ایکس اے ای او آف نوشہرہ ککے زئیاں حال اچھرہ لاہور راسال ۵۳۲ نمبر لیکر یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ویسٹ پاکستان لاہور کے فسٹ ایئر آرکیٹیکچرل فائنل امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اول آئے ہیں اور وظیفہ حاصل کیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ کامیابیاں عطا کرتا رہے

ایک ضروری اعلان

اطفال الاحمدیہ ربوہ کے دو روزہ اجتماع کے موقع پر جو ۵۔۶ اپریل کو جامعہ احمدیہ کے ہال میں منعقد ہوا تھا ایک گم شدہ کمبل ملا تھا اپنے طور پر کمبل کے مالک کی تلاش کی گئی مگر بے سود۔ اب بذریعہ اعلان ہذا احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جس صاحب کا یہ کمبل ہو وہ نشانی بتا کر عبداللطیف صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے حاصل کر سکتے ہیں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ کیلئے اعلان

تمام اطفال مطلع رہیں کہ ان کا دوسرا امتحان "ہلال اطفال" ۱۵ ستمبر ۱۹۶۳ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ موجودہ ایام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پوری گرمجوشی سے امتحان کی تیاری کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شمولیت حاصل کریں۔

تمام ناظمین و مربیان اطفال سے گزارش ہے کہ وہ دفتر ہذا کو مطلع کریں کہ ان کے حلقے سے کتنے بچے شریک امتحان ہو رہے ہیں تاکہ ان کی تعداد کے مطابق امتحانی پرچے بھجوائے جا سکیں۔

اس امتحان میں اول دوم اور سوم آنے والے اطفال کو علی الترتیب مبلغ تیس۔ بیس اور دس روپے کے خاص انعامات دیئے جائیں گے

(قائمقام مہتمم اطفال الاحمدیہ۔ مرکزیہ)